منگل | 3-جون 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 119 | منگل 26 محرم الحرام-1418ھ 3 احسان 1376ھش 3 جون 1997ء

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت اور درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ تاہم کمزوری چل رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت (دین حق) کا منشاء نہیں۔ (دین حق) تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے' اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے' تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو۔ اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔

(ملفوظات جلد اول ص 118)

نکاح

○ مکرم قمر الزمان ابڑو مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نواب شاہ ابن مکرم محمد اصغر صاحب ابڑو ساکن لاڑکانہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ منصورہ مسرت ابڑو صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد ابڑو صاحب آف انور آباد لاڑکانہ 20000 روپے حق مہر پر مورخہ 97-5-11 کو مکرم نعمت اللہ صاحب معلم اصلاح وارشاد نے بیت الذکر انور آباد میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حافظ عبدالکریم بھٹی صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 97-4-8 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام عائشہ سطوت عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالعزیز شاد صاحب گرمولا ورکاں کی پوتی ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک باعمر سعادت مند بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد خالد صاحب جماعت احمدیہ جرمنی مورخہ 97-5-27 کو رات ساڑھے نو بجے کھاریاں میں انتقال کر گئیں۔ ان کا جنازہ مورخہ 97-5-29 کو مکرم سید احمد علی صاحب شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے موصوفہ کے بلندی درجات اور مغفرت کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب سینئر میڈیکل آفیسر انچارج رورل ہیلتھ سنٹر احمد نگر ابن محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے ڈی سی ایچ (ڈپلومہ ان چائلڈ ہیلتھ) کے پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ امتحان میں پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ پنجاب میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

عاجزانہ دعا تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دعا جو عاجزانہ طور پر کی جاتی ہے تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔ تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک علم والی اور دوسری جو ارادہ کے بعد کی جاتی ہے۔ وہ بدل جاتی ہے۔ اور ایسے رنگ میں بدلتی ہے۔ کہ وہم بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں اور ان ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں مگر یاد رکھیں ان کا اصلی مقصود یہی ہو کہ خدا مل جائے۔ دنیا کے لئے بھی اگر دعا کریں تو منع نہیں مگر مد نظر یہ ہو کہ دنیا کی جتنی بھی حاجات ہیں ان کا مانگنا تو ایک ذریعہ اور بہانہ ہے خدا تعالیٰ سے ملنے کا اصل چیز خدا کی محبت اور اس کا قرب ہی ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے محبوب سے جدا ہو کر جب جاتا ہے۔ اور اسے کوئی اور بات یاد آ جاتی ہے۔ تو پھر ملنے کے لئے واپس آ جاتا ہے۔ اس وقت وہ دل میں خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ ملاقات کا ایک اور موقعہ مل گیا اور ایک اور موقعہ پیدا ہو گیا۔ پس اس نیت اور اس ارادہ سے خدا کے سامنے جاؤ پھر خواہ اولاد مانگو۔ خواہ مال مانگو۔ خواہ مدارج میں ترقی مانگو۔ خواہ اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کرو۔ یہ سب کر سکتے ہو مگر جب بھی تم کچھ مانگ رہے ہو یہی سمجھو کہ اس چیز کو نہیں بلکہ خدا کو مانگ رہے ہیں۔ اس حالت میں اگر وہ چیز تم کو نہ بھی ملے تو بھی ناامیدی اور بددلی نہ ہوگی۔ کیونکہ اصل غرض تو خدا تھی۔ وہ چیز تو محض بہانہ تھی۔ اصل غرض پوری ہوتی جا رہی ہے تو دوسری چیزوں کا کیا ہے۔ اس وجہ سے مایوسی نہ ہوگی۔ پس یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کو مانگو آج کل برکات کے دن ہیں۔ جتنا انسان ایمان میں ترقی کرتا جائے اس کے لئے ایسے دن پیدا ہو جاتے ہیں مگر ہر دن ایسا نہیں ہوتا کہ عید کا دن ہو بے شک ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے لئے ہر روز روز عید نیست والی مثال غلط ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے ہر روز عید بنا دیتا ہے۔ مگر باقیوں کے لئے خاص خاص مواقع ہوتے ہیں۔ دیکھو بادشاہ کا ایک مقرب تو روزانہ اسے مل سکتا ہے۔ مگر ہر شخص روزانہ نہیں مل سکتا۔ وہ تو

باقی صفحہ 7 پر

زبانی دعوے تو خواہ آسمان تک پہنچ جاویں جب تک عملی طور پر کر کے نہ دکھاؤ گے کچھ نہیں بنے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

3- احسان 1376 ہش   3- جون 1997ء

زندگی کا کیا بھروسہ

ایک معمر شخص کو دیکھ کر کسی نوجوان نے کہا کہ گور کنارے بیٹھا ہے بس گیا ہی کہ گیا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بڑھاپے میں انسان بظاہر موت کے قریب ہوتا ہے لیکن یہ کہنا کہ وہ گور کنارے بیٹھا ہے اور جس نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ اس کے لئے گور یعنی قبر بہت دور کا رستہ طے کرنے کے بعد آئے گی یہ غلط ہے۔ معمر شخص نے کہا کہ میں تو جس دن پیدا ہوا تھا اسی دن گور کنارے بیٹھ گیا تھا۔ کیا ہمارے ملک میں لاکھوں لاکھ بچے ایسے نہیں ہیں جو اپنی زندگی کے پہلے سال میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پھر اس سے آگے چلئے پانچ سال کے بچے خاصی بڑی تعداد میں وفات پا جاتے ہیں تو کسی کے متعلق صرف یہ دیکھ کر کہ وہ معمر ہے یہ بات کہہ دینا کہ وہ گور کنارے ہے اگرچہ ایک رنگ میں درست بھی ہو تو عمومی طور پر گور کنارے ہونے کا مطلب نہ سمجھنے والی بات ہے۔ کوئی شخص اپنی زندگی کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا۔ میں تو ابھی بچہ ہوں۔ جوان ہوں گا۔ بوڑھا ہوں گا۔ پھر کہیں مجھے موت آئے گی۔ موت نہ بچپن کو دیکھتی ہے نہ جوانی کو دیکھتی ہے نہ بڑھاپے کو دیکھتی ہے۔ نہ صحت مند اور تندرست کو دیکھتی ہے اور نہ بیمار کو دیکھتی ہے نہ کمزور کنسٹی ٹیوشن والے شخص کو دیکھتی ہے نہ مضبوط کنسٹی ٹیوشن والے شخص کو دیکھتی ہے۔ کسی وقت بھی آسکتی ہے۔

پس جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ابھی تو اس کی زندگی کا آغاز ہے بہت وقت پڑا ہے اور وہ بہت کچھ کرے گا۔ اسے اس کی غلط فہمی کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ یہ ارادہ تو ٹھیک ہے کہ وہ بہت کچھ کرے گا۔ لیکن بہت کچھ کرے گا صرف اس صورت میں کہ وہ زندہ رہے گا اور زندہ رہنے کا کسی نے پٹہ نہیں لکھوایا ہوتا۔ عام طور پر ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ وقت سے پہلے ہی مر گیا۔ حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا جتنا وقت کسی نے اس دنیا میں گزارنا ہوتا ہے اس کی تعیین خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور انسان اس سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر شخص مسافر ہے اور جس سٹیشن پر اس نے گاڑی سے اترنا ہے اس کا ٹکٹ اس کے ہاتھ میں موجود ہے۔ یہ ٹکٹ اس کی مٹھی میں ہے اور وہ دیکھ نہیں سکتا کہ کون سا سٹیشن ہے۔ لیکن جب بھی سٹیشن آتا ہے وہ اتر جاتا ہے۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اس سٹیشن سے پہلے سٹیشن پر اتر جائے۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ اس سٹیشن سے آگے نکل جائے۔ گویا کہ ٹکٹ موجود ہے لیکن مٹھی میں بند ہونے کی وجہ سے وہ نہیں جانتا کہ کس سٹیشن کا ٹکٹ ہے۔ جہاں اسے اتر جانا ہے اور لازمی طور پر اتر جانا ہے۔ بیٹھے بٹھائے۔ ہنستے کھیلتے۔ باتیں کرتے ہوئے دل کا دورہ پڑتا ہے اور انسان اس دنیا سے دوسری دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ چلتے پھرتے دفتر میں کام کرتے بازاروں میں گھومتے کہیں بھی ہو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس حالت میں اس پر موت وارد نہیں ہو سکتی۔ جسمانی طور پر کمزور ہو یا پہلوانی کرتا ہو۔ امیر ہو یا غریب ہو۔ وسائل موجود ہوں یا نہ موجود ہوں۔ کسی صورت بھی اس کی زندگی کے متعلق قسم نہیں کھائی جا سکتی۔ آخر اس نے کوئی پٹہ تو نہیں لکھوایا ہوا کہ کب تک زندہ رہے گا۔

پس یہ بات ہم سب کے لئے قابل غور ہے کہ ہم اپنی عمر کے کسی حصے میں بھی یہ نہ سمجھیں کہ ابھی بہت وقت ہے۔ معمر آدمی تو خیر یہ سمجھے گا ہی نہیں اگرچہ وہ بھی یہ نہ کہے کہ اب موت آنے ہی والی ہے۔ خدا جانے خدا نے اسے اور کتنا وقت دینا ہے۔ لیکن بچپن ہو نوجوانی ہو۔ جوانی ہو۔ ادھیڑ عمر ہو ان میں سے کسی وقت بھی انسان یہ نہ سمجھے کہ کام بہت کرنے ہیں اور وقت بھی بہت کافی موجود ہے۔ وقت آئے گا تو کام کریں گے۔ جو کام کرنا ہے اور ضرور کرنا ہے اسے بغیر کسی تاخیر کے کیجئے۔ کیونکہ تاخیر اختیاری تو نہیں ہو سکتی۔ انسان پروگرام تو اسی طرح بناتا ہے کہ آج یہ کروں گا اور کل یہ کروں گا۔ اور پھر اگلے سال یہ کروں گا۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ آج کے دن کی شام دیکھے گا یا نہیں۔ کل تک زندہ رہے گا یا نہیں۔ اگلے سال کی بہاریں اور خزاں دیکھنے کا اسے موقعہ ملے گا یا نہیں۔

اگر یہ ایک ایسی حقیقت ہے اور فی الواقعہ یہ ایک حقیقت ہے تو پھر انسان اپنی عمر کا بھروسہ کیوں کرے۔ اپنی زندگی کے متعلق یہ کیوں سمجھے کہ ابھی بہت سا وقت پڑا ہے۔ جو کام اسے لازماً کرنے ہیں ان میں تاخیر کیوں کرے۔ ان کے لمبے لمبے پروگرام بنا کر اپنی امیدوں کو طول کیوں دے۔ اسے چاہئے کہ وہ کام فوری طور پر کرنا شروع کر دے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کام کرنا شروع کر دے گا تو یقیناً اسے مکمل کر لے گا۔ لیکن بہرحال یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے کہ انسان کام تو شروع کر دے۔ جو نیکی وہ اب کر سکتا ہے اسے کل تک کیوں ڈالے۔ آج ہی وہ نیکی کرے۔ نیکی کی تکمیل ہو یا نہ ہو۔ کم از کم اس کے حصے میں یہ بات تو آجائے گی کہ اس نے اسے شروع کیا۔ اور انسان جب اچھی بات شروع کر دیتا ہے اور اسے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا' اس لئے کہ زندگی نے وفا نہ کی' تو اس کا اجر اس صورت میں ملتا ہے کہ خدا تعالیٰ اجر دیتا ہی رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ نیکی جسے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکا وہ باقاعدہ استقلال کے ساتھ کرتا ہی چلا جا رہا ہے۔ کتنی اچھی بات ہے کہ ہم نے ایک نیکی کا کام شروع کیا تکمیل تک بھی نہیں پہنچا سکے کہ ہمارا وقت آگیا اور ہم یہاں سے چلے گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس نیکی کو جاری رکھا۔ وہیں پر ختم نہیں کر دیا۔ پس کیا یہ بات بھی ہمارے لئے مہمیز نہیں بن جانی چاہئے کہ ہم کسی نیکی کو بھی کل پر نہ ڈالیں۔ جو کچھ آج کر سکتے ہیں وہ آج کریں اور آج کا مطلب ابھی ہے۔ یعنی ابھی اس نیکی پر عمل پیرا ہو جائیں۔ کون جانتا ہے کہ ہمیں کتنا وقت ملے گا۔ کب تک ہم وہ نیکی کر سکیں گے۔

پس اس کا آغاز کرنا ہمارے لئے بہت بڑی سعادت کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک مختصر سی گفتگو پیش کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے۔ اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔"

پس ہمارے لئے یہ ایک ایسی تلقین عمل ہے کہ ہمیں فوری طور پر اس پر عمل کرنا چاہئے۔ ہم عمر کے کسی بھی حصے میں ہوں۔ ہماری کوئی بھی کیفیت ہو۔ ہمیں کسی اچھی بات کو کسی نیک کام کو تاخیر میں نہیں ڈالنا چاہئے کیونکہ کون جانتا ہے کہ ہمارے پاس کتنا وقت باقی ہے۔ کوئی وقت باقی ہے بھی یا نہیں۔

دوستوں کو دوستی کا کچھ سہارا چاہئے
ہر نظر میں پیار کا دلکش اشارہ چاہئے
جی نہیں سکتا کوئی اپنوں سے یکسر ٹوٹ کر
ہم کسی کے ہو رہیں' کوئی ہمارا چاہئے

ابوالاقبال

صاحبزادہ مرزا مجید احمد- ایم اے

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں......

چند روز ہوئے میں نے اپنی ایک عزیزہ سے جو کہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں پوچھا کہ کیا حال ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ "جی رہی ہوں" میرے چہرے کے آثار دیکھ کر چند سیکنڈ بعد یہ الفاظ زائد کئے "اللہ کے فضل سے" تو مجھے یوں لگا کہ دل پر سے ایک بھاری پتھر کسی نے اٹھا لیا ہو اور میں نے کلمہ شکر ادا کیا۔

زندگی بذات خود اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی ہر نعمت کی قدر کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ لوگوں سے جو تکلیف دہ زندگی بھی گزار رہے ہوں۔ حتیٰ کہ معذوری کی دہلیز پر کھڑے ہوں یا معذور بھی ہو چکے ہوں براہ راست یہ سوال کریں کہ کیا وہ موت کو موجودہ زندگی پر ترجیح دینے پر تیار ہیں تو شاید ہی گنتی کے چند لوگ آپ کو مل جائیں جو یہ دعویٰ سے کہہ سکیں کہ ہاں وہ موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن ایسا دعویٰ کرنے والے بھی جب موت منہ کھولے نظر آئے تو زندگی کی دعا مانگنے لگ جاتے ہیں۔ شاید آپ یہ سوال اٹھائیں کہ پھر لوگ حالات سے تنگ آکر خودکشی کیوں کر لیتے ہیں تو اول تو ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو ذہنی توازن کھو بیٹھے ہوتے ہیں اور ان میں حالات سے مقابلہ کرنے کی قوت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک کو عطا ہوئی ہوتی ہے اس کی گرفت وہ خود ڈھیلی چھوڑ کر بظاہر ایک آسان راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔

دراصل بیشتر لوگ جب زندگی کے متعلق سوچتے ہیں اور ان میں بظاہر مذہب پر ایمان لانے والے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں ان کا زندگی کا تصور ایک تنگ اور محدود دائرہ کے گرد ہی گھومتا نظر آتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمین پر گزارنے کے لئے عطا فرمائی ہے۔ ان کی نظر زندگی کے اس وسیع کینوس پر پڑتی ہی نہیں جو مابعد پر ہی منحصر ہے۔ اگر انسان اس زندگی اور آنے والی زندگی کو ایک تسلسل میں دیکھے تو ہم میں سے اکثر جو مصائب سے گھبرا کر خدا سے بددل یا مایوس ہو جاتے ہیں وہ بھی اتنی کم ہمتی کا مظاہرہ نہ کریں۔ یہ زندگی تو اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتی جو لحہ بھر کے لئے اونگھ آجانے کو فعال زندگی سے نسبت ہو سکتی ہے۔ انسان جب بستر پر اپنا سر سونے کے لئے رکھتا ہے تو اسے یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ بس یہ رات میری زندگی کی آخری رات ہے حالانکہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ ایک طرح سے قبض روح فرماتا ہے۔

یہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر شاید کچھ لوگ کہیں کہ آپ کو کیا معلوم کہ بعض دفعہ جب مصائب اور دکھ گھٹا باندھ کر آتے ہیں تو انسان کو پیس کر رکھ دیتے ہیں اور وہ الامان الحفیظ پکار اٹھتا ہے۔ دریا کے کنارے بیٹھ کر منجدھار میں پھنسے ہوئے آدمی کو نصائح کرنے سے اور کون سا آسان کام ہے۔ میں یہ سب تسلیم کرتا ہوں۔

اور یہ بات بالکل صحیح ہے اور اس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر وقت پناہ مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ کسی امتحان میں نہ ڈالے۔ خدا معلوم کون دریا سے تیر کر پار نکلتا ہے اور کون ڈوب جاتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی صحیح ہے کہ انسان کو اس زندگی سے مفر ہے بھی کہاں۔ آخر انسان اس زندگی سے بھاگ کر جائے بھی تو کہاں جائے۔ کوئی نئی زندگی اور نئی دنیا تو ملنے سے رہی۔ جو بھی گزارنی ہے وہ اسی دنیا میں گزارنی ہے۔ خواہ انسان ہنس کر گزار دے یا رو کر۔ فرق اتنا ہے کہ اگر انسان روتے روتے گزارے تو انسان میں جو قوت مدافعت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہے وہ آہستہ آہستہ تحلیل ہو کر آنسوؤں کے راستہ سے بہہ نکلتی ہے۔ یہاں تک کہ پھر انسان بالکل ہی نین پرین چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ لیکن کیا اس طرح ہار مان لینے سے کچھ حاصل ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔

سکاٹ لینڈ کے ایک بادشاہ کا ذکر آتا ہے جس کا نام اغلباً Bruce تھا۔ وہ جب انگلستان کے بادشاہ کے خلاف اپنے وطن کی آزادی کے لئے جنگ لڑ رہا تھا۔ شکست کے بعد ایک غار میں پناہ لے کر بیٹھا ہوا اپنی قسمت پر آنسو بہا رہا تھا کہ اس کی نظر ایک مکڑی پر پڑی جو چھت پر چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی اور بار بار زمین پر گر پڑتی۔ اسی طرح چھ سات مرتبہ ہوا بعض دفعہ تو عین چھت کے قریب پہنچ کر وہ اپنی منزل مقصود حاصل نہ کر پاتی اور بالآخر کامیاب ہو گئی۔ اس بادشاہ کو خیال آیا کہ یہ جانور اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناامید نہیں ہوتا اور میں اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے بھی ناامید ہو کر بیٹھ گیا ہوں۔ وہ وہاں سے اٹھا اپنی بکھری ہوئی فوج کو اکٹھا کیا اور پھر دشمن پر حملہ آور ہوا اور فتح حاصل کی۔ غرض عرض صرف اتنی ہے کہ اس دنیا میں یہی ایک زندگی ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اسے تو دوستو جس طرح بھی بن پڑے گزارنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے کہ زمانہ کو برا مت کہو کہ میں خود زمانہ ہوں۔ وہ اپنی عطاء کردہ زندگی پر بھی اتنی ہی غیرت رکھتا ہے کہ وہ انسان کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ خود اپنی زندگی کا خاتمہ کر لے۔ ایسا کرنے والے کو وہ جہنمی قرار دیتا ہے اور اپنے غضب کا مورد۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "دنیا میں تمام چیزیں معرض تغیر و تبدل ہیں۔ مختلف آفات آتی رہتی ہیں۔ بیماریاں حملے کرتی ہیں۔ کبھی بچے مرجاتے ہیں۔ غرض کوئی نہ کوئی دکھ یا تکلیف رہتی ہے۔ اور دنیا جائے آفات ہے۔ یہ امور سکھ کی نیند انسان کو سونے نہیں دیتے۔ جس قدر تعلقات وسیع ہوں گے اسی قدر آفتوں اور مصیبتوں کا میدان وسیع ہوتا ہے اور یہ آفتیں اور بلائیں انسان کے منزلی تعلقات میں ایک غم کو پچاس بنا دیتی ہیں۔ کیونکہ اگر اکیلا ہو تو غم کم ہو گا۔ مگر جب بچے۔ بیوی، ماں باپ، بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار رکھتا ہے تو پھر ذرا سی تکلیف ہوئی اور یہ آفت میں پڑا۔ اس قدر مجموعہ کے ساتھ تو اسی وقت راحت ہو سکتی ہے جب کسی کو کوئی بیماری اور آفت نہ ہو اور کوئی تکلیف نہ ہو..... جس قدر پہلو انسان کی عافیت کے لئے ضروری ہیں وہ کسی بادشاہ کے بھی ہاتھ میں نہیں بلکہ وہ سب ایک ہی ہاتھ میں ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ جسے چاہے دیدے"

یہ بھی غلط ہے کہ صرف مال سے راحت ہے۔ نرے مال سے بھی راحت نہیں۔ اگر صحت اچھی نہیں تو کیا ایسی زندگی بہشتی زندگی ہو گی؟ اللہ تعالیٰ ہی قادر ہے کہ بلائیں اور آفتیں نہ آئیں اور مالی اضطرار نہ ہو۔ یا آئیں تو دل میں ایسی قوت اور طاقت بخش دے کہ وہ ان کا مقابلہ کر سکے۔ کون ہے جو ان بے شمار آفات کا جو انسان کو لگی ہوئی ہیں بندوبست کر سکتا ہے۔ اگر رنج بھی ہو تو صبر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون دے سکتا ہے۔ پس یہاں جائے فرار نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے جو لوگ لاابالی زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ دنیا میں اگر ایک خادم اپنے آقا کو سلام نہ کرے تو آقا کی نظر بگڑ جاتی ہے۔ اگر انسان خدا سے تعلق قطع کرے تو پھر خدا کو اس کی کیا پرواہ۔

جس کے پاس غم کی برداشت اور مصیبت کے مقابلہ کی طاقت نہیں اس کے پاس راحت کا سامان بھی نہیں ہے۔

غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے انبیاء سے زیادہ پیارا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کی تو کل زندگی اس کے گرد گھومتی رہتی ہے۔ انہوں نے اپنی ذات کو درمیان میں سے کلی طور پر نکال دیا ہوتا ہے۔ اور ستم یہ کہ جس انسانیت کی بہبود کے لئے وہ اپنی ذات تک کو فنا کر دیتے ہیں وہی ان کے خون کی پیاسی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر ان کی ذاتی زندگی کو آپ دنیاوی معیار سے دیکھیں تو وہ بظاہر کتنی تکلیف دہ نظر آتی ہے۔ مگر وہ ہیں کہ ان کے منہ سے سوائے حمد کے الفاظ کے کچھ نکلتا ہی نہیں۔ ایک ایسے نفس کو جسے اللہ تعالیٰ نے پیار سے یہاں تک کہا کہ تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں یہ دنیا ہی پیدا نہ کرتا۔ اور حال یہ ہے کہ پیوند لگے کپڑے زیب تن ہیں۔ کئی کئی روز گھر میں چولہا نہیں جلتا۔ کھجور کی کھردری چٹائی جو اس محبوب خدا کا بچھونا تھا جسم مبارک پر اس کے نشان دیکھ کر ان کے عاشق ساتھی کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے مگر وہ ان سب سے بے نیاز ہے۔

مجھے تسلیم ہے کہ کہاں خدا کا یہ محبوب اور کہاں ایک گناہ گار عاصی شخص کہاں عرش اور کہاں فرش اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے خدا تو تو بے نیاز ہے مگر ہم عاصی کمزور اور ناچار ہیں۔ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جو ہماری برداشت سے باہر ہو۔ ہم پر رحم اور کرم کی ہی نظر رکھنا۔ گو تو جس حالت میں رکھے ہم تیری رضا پر راضی ہیں مگر ساتھ ہی تجھ سے تیرے فضل اور کرم کے امیدوار بھی ہیں۔ تو دینے والا ہے اور ہم بھکاری۔ بھکاری کا تو تمام کا تمام انحصار یہاں تک اس کا وجود تک کسی داتا کے سہارے پر ہی قائم رہتا ہے۔ اور تجھ سے بڑھ کر اور کون داتا ہے اور کون سا پالن ہار۔

OOO

ایک اچھی بات

جو شخص اپنے آپ کو خدا تعالیٰ پر قربان کر دیتا ہے خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اس کی ہر جگہ اور ہر حالت میں اور ہر شر اور مصیبت میں حفاظت کرتا ہے۔

آپ کا خط ملا

محترمہ امتہ الشافی سیال صاحبہ قصور سے لکھتی ہیں۔

مکرم محترم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی اور دین کی خدمت کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ کرے آپ سب اہل ربوہ بخیریت ہوں! آج سے تقریباً ایک ماہ پیشتر خاکسار امتہ الشافی سیال آپ کے دفتر میں حاضر ہوئی تھی۔ جس طرح آپ نے میری جو کہ بالکل ایک حقیر سا وجود ہے پذیرائی فرمائی اس کے لئے میں آپ کی دلی طور پر شکرگزار ہوں نہ صرف شکرگزار ہوں بلکہ میرے دل کی گہرائیوں میں وہ نقش ثبت ہو گئے ہیں (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے) اب بھی دل تشکر سے لبریز ہو جاتا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی بھی اس سے کہیں بڑھ کر عزت افزائی فرمائے آمین۔

ہم نے الفضل کا دفتر بھی دیکھا خدام الاحمدیہ والوں کی نمائش بھی دیکھی یہ سب کچھ ہم سب کو بے حد پسند آیا۔ اچھا لگا اور ایمان میں اضافے کا موجب ہوا۔ ہم آٹھ لوگ تھے میرے ساتھ آنے والی بچیوں نے بھی بڑا اچھا اثر لیا!

خاکسار جلد ہی اپنے ابا جان (حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب) کے بارہ میں ایک چھوٹا سا واقعہ تحریر کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے کچھ نہ کچھ اپنے ابا جان کے متعلق لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ از ایڈیٹر

جب محترمہ امتہ الشافی سیال الفضل کے دفتر میں تشریف لائیں تو پہلے تو کچھ دیر الفضل کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب سے آپ کی ایک تحریر الفضل میں شائع ہوئی ہے بعض دوستوں نے استفسار کیا ہے کہ امتہ الشافی سیال صاحبہ کس سیال خاندان سے تعلق رکھتی ہیں مجھے تو معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میں اس کا کچھ جواب نہ دے سکا۔ وہ کہنے لگیں کہ میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بیٹی ہوں۔ جب وہ دفتر میں تشریف لائی تھیں۔ اس وقت بھی میں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور جب انہوں نے یہ بتایا کہ وہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بیٹی ہیں تو میں پھر ایک دفعہ اپنی

باقی صفحہ 7 پر

ہماری تاریخ

مولانا محمد منور انچارج احمدیہ مشن کینیا ماہنامہ تحریک جدید ربوہ ستمبر 1977ء

احمدیہ مشن کینیا

خاکسار نے احمدیہ مشن کینیا کا چارج مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما سے فروری میں لیا تھا۔ ان سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مختلف قبائلی زبانوں میں پمفلٹ شائع کئے جائیں جو سارے کینیا میں مفت تقسیم کئے جائیں ہمارے پاس انگریزی زبان میں اشتہارات موجود تھے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر کشمیر اور آمد ثانی کے بارہ میں بتایا گیا ہے۔ یہاں ہماری جماعت کا اکثر حصہ چار قبائل سے تعلق رکھتا ہے یعنی کیکویو۔ کامبا۔ لوؤ اور لوئیہ۔ ان کی زبانیں باہم مختلف ہیں اور سواحیلی یا انگریزی کے سوا یہ آپس میں گفتگو نہیں کرسکتے۔ اس لئے سب سے پہلے ان چار زبانوں میں پمفلٹ تیار کرانے کی طرف توجہ کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ پمفلٹ تیار ہو گئے ہیں ایک کیکویو زبان میں۔ دو کامبا زبان میں اور ایک ایک لوؤ اور لوئیہ زبان میں چھپوائے گئے ہیں۔ پہلے تین پمفلٹ پانچ پانچ ہزار اور باقی دو دس دس ہزار طبع کرائے گئے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے یکم اپریل 1977ء کو ایک نہایت موثر اور دلآویز خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ یہاں کے لحاظ سے بہت مفید معلوم ہوا۔ اس کا خاکسار نے سواحیلی میں ترجمہ کرکے اسے دس ہزار کی تعداد میں چھپوالیا ہے۔ آٹھ صفحات کا یہ پمفلٹ بہت عمدہ تیار ہوا ہے امید ہے ان اشتہارات کے ذریعہ دین حق کی تعلیم یہاں کے باشندوں میں پھیل کر ان کے دلوں میں اپنی جگہ تیار کرے گی۔ اب یہاں مختلف شہروں میں زراعتی نمائش شروع ہونے والی ہے۔ ہماری جماعت نے مقامات نمائش میں اسٹال خریدے ہوئے ہیں۔ ان ایام میں ہزاروں لوگ ان اشتہارات سے استفادہ کریں گے۔

سواحیلی زبان میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کی کتاب ختم ہو گئی تھی اسے تین ہزار کی تعداد میں طبع کرالیا گیا ہے۔ ایک احمدی نوجوان نے ایک کتاب کا انگریزی میں جواب لکھا تھا یہ کتاب کئی لحاظ سے مفید نظر آئی اسے بھی نظر ثانی کے بعد چھپوالیا گیا ہے۔

اس لٹریچر کے علاوہ ہمارا ماہانہ سواحیلی اخبار بھی نیروبی میں چھپتا ہے اس کی طباعت و ترسیل کا کام خاکسار ہر ماہ کرتا رہا اور اسے تنزانیا اور یوگنڈا بھجوایا جاتا رہا۔ تنزانیا کے علاوہ جہاں یہ اخبار کافی مقبول ہے ممباسہ کے عوام و خواص میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جون کے پہلے ہفتہ میں خاکسار نے کینیا کے وزراء' نائب وزراء' میئرز' پراونشل اور ڈسٹرکٹ کمشنرز اور حکمران پارٹی کے متعدد ارکان کو تین چار ماہ کے اخبارات اکٹھے بھجوائے تھے۔ چند روز کے بعد ہی ایک نائب وزیر کا شکریہ کا خط موصول ہوا جس میں انہوں نے سارے مضامین کی تعریف کی اور اخبار نکالنے پر جماعت کو خراج تحسین پیش کیا اور خواہش کی کہ یہ اخبار انہیں ہر ماہ بھجوایا جائے۔ یہ نائب وزیر صاحب عیسائی ہیں انہوں نے معجزات آنحضرت ﷺ پر مشتمل ایک کتاب طلب کی تھی جو بھجوائی گئی۔ اس کے ساتھ (-) اصول کی فلاسفی (انگریزی) بھی ارسال کی گئی۔

انگریزی اخبار میں خطوط ایک مقامی کثیر الاشاعت انگریزی روزنامہ Nation نے 15- اپریل کی اشاعت میں امریکہ کے صدر کارٹر کا یہ بیان شائع کیا تھا کہ وہ یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قاتل نہیں سمجھتے اور کہ اب بڑے بڑے عیسائی چرچ بھی اس خیال کو اپنا رہے ہیں۔ خاکسار نے اس بیان کی تائید میں خط لکھا جو 22- اپریل کے پرچہ میں شائع ہوا کہ کلام الٰہی نے یہ حقیقت آج سے چودہ سو سال قبل بیان کردی تھی کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کسی رنگ میں بھی موت وارد کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہمیں خوشی ہے کہ صدر کارٹر کے علاوہ بقول ان کے بڑے بڑے عیسائی چرچ بھی اس بات کو قبول کرنے کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ انجیل کے حوالوں سے بعض اور امور پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی۔ اسی اخبار میں ایک عرب پروفیسر علی مزروعی کا مضمون یوگنڈا کے حالات کے بارہ میں شائع ہوا تھا۔ خاکسار نے پروفیسر مزروعی کی تائید میں خط لکھا اور براعظم افریقہ میں اتحاد قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ خط بھی شائع ہوا۔

تربیت اور وصایا نیروبی کی احمدی مستورات ہر ہفتے اپنا اجلاس منعقد کرتی ہیں۔ خاکسار دو ہفتے کے بعد ان میں درس دیتا ہے اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ایک درس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے حالات زندگی بیان کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی یہ خواہش خواتین تک پہنچائی گئی کہ حضرت سیدہ موصوفہ کے نمونہ کو اختیار کیا جائے۔ اس ضمن میں خاکسار نے پردہ کی طرف توجہ دلائی اور بعض خواتین کو جو اس میں لاپرواہی اختیار کرتی تھیں دینی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ ایک مہینہ کے اندر اندر اصلاح کرنے کی خاکسار نے ان سے درخواست کی۔ ان بہنوں اور بچیوں نے بڑی مستعدی سے اس نصیحت پر عمل کیا۔

جماعت نیروبی کے سیکرٹری وصایا صاحب نے ایک خاتون اور اپنے بیٹے کی جو ابھی سکول میں طالب علم ہے وصیت کرائی۔ ان دونوں کے کاغذات مکمل کرکے مرکز میں کارروائی کے لئے بھجوائے جاچکے ہیں۔

انتخاب کارکنان جماعت نیروبی

جماعت نیروبی کے عہدیداران کا انتخاب 15- مئی کو کرایا۔ سارے عہدیدار اتفاق رائے سے چنے گئے۔ خاکسار نے انہیں باہم مشورہ سے اور ایک مضبوط ٹیم کی طرح مل کر خدمت کرنے کی نصیحت کی۔ سب احباب بڑے اخلاص سے تعاون کر رہے ہیں اور مستعدی سے اپنے اپنے کام کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ چندوں میں اضافہ ہوا ہے۔ موصیوں میں اضافہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ جمعہ میں حاضری اور روزانہ باجماعت عبادات میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد بڑھی ہے اور تقسیم لٹریچر اور دعوت الی اللہ میں احباب نے آگے قدم بڑھایا ہے۔ فروری کے مہینہ میں حضرت امام جماعت الثالث کا ارشاد صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ کی ادائیگی کے

باقی صفحہ 7 پر

O

چشمِ تر نے کچھ ہماری غمگساری کی تو ہے
دردِ دل نے کچھ دوائے بے قراری کی تو ہے

منزلِ مقصود پر اُترا ہے دل کا کارواں
جستجوئے دلربا نے سازگاری کی تو ہے

نافۂ امید سے آئی ہے بُوئے خوشگوار
دشتِ فرقت میں کسی نے مُشکباری کی تو ہے

تاجدارِ حُسن نے ڈالی ہے پھر نظرِ کرم
بادشہ نے بے نوا کی پاسداری کی تو ہے

دیدہ و دل ہیں متاعِ زندگی سے کامیاب
جلوۂ حُسنِ ازل نے سحر کاری کی تو ہے

گردشیں بھُولی تو ہیں اپنا وہ اندازِ کُہن
آسماں نے دل جلوں کی غمگساری کی تو ہے

اشک و آہ ہیں پھر کسی سے شاد کام و شادماں
گریۂ شب نے کسی سے رازداری کی تو ہے

زخمِ پنہاں منّتِ محبوب سے ہیں مندمل
سوزنِ قسمت نے دل کی بخیہ کاری کی تو ہے

دیکھیے پھلتا ہے کیونکر اب نہالِ عاشقی
پھر کسی نے آرزو کی آبیاری کی تو ہے

مصلح الدین احمد راجیکی

نوائے وقت سنڈے ایڈیشن کے شکریہ کے ساتھ

عبدالمالک لاہور

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

لندن میں مجھے اور میرے دوست شیخ مبارک محمود کو ایک گھر میں چند روز قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ مجھے ہر روز صبح نہانے کی عادت ہے۔ چنانچہ میں پہلے ہی روز صبح اٹھا غسل خانہ گیا اور باتھ روم کی ٹوٹی کھول دی تاکہ نہالوں۔ تھوڑی دیر کے بعد گرم پانی آگیا جسم پر ڈالا اور پھر صابن لگایا جب دوسری دفعہ پانی ڈالنے لگا تو سخت ٹھنڈا تھا۔ مرتا کیا نہ کرتا آخر نہا تو لیا مگر سارا دن سردی سے نڈھال رہا۔ اس بات کا ذکر ہم نے صاحب خانہ سے ناشتہ پر کیا تو انہوں نے بتایا اچھا آپ نے پہلے بتانا تھا ہمارے گھر میں پانی گرم کرنے والی مشین ہے ہمیں جس قدر گرم پانی درکار ہوتا ہے ہم اتنے ہی اس میں پیسے ڈال لیتے ہیں۔ آپ بتاتے تو زیادہ پیسے ڈال دیتے اور آپ کو پریشانی نہ ہوتی۔ اس کی وجہ بچت بھی ہو سکتی ہے اور مجبوری بھی ورنہ ہمارے ملک میں جو گیزر ہیں وہ جس قدر ان کی وسعت ہوتی ہے پورا پانی گرم کرتا ہے اور اس وقت تک پانی گرم ملتا ہے جب تک کہ وہ ختم نہ ہو جائے بہرحال میرے لئے یہ ایک نیا تجربہ تھا جو وہاں ہوا اس کے بعد جہاں بھی کسی کے گھر ٹھہرا اس بات کو مدنظر رکھا اور صاحب خانہ کو پہلے بتایا۔

1990ء میں بھارت جانے کا موقعہ ملا۔ اٹاری بارڈر پر دیر سے پہنچے بھوک لگی۔ ریلوے سٹیشن کے باہر ایک سیب فروخت کرنے والے سے بھاؤ پوچھا۔ اس نے کہا مہاراج سولہ روپے کلو ہے۔ بہت عمدہ سیب تھے۔ خوبصورت اور کھانے میں واقعی مزے دار تھے۔ میں نے کہا دو کلو دے دو اس نے تین بار مجھ سے پوچھا مہاراج واقعی دو کلو دے دوں میں نے کہا ہاں بھئی دو کلو ہی کا تو کہہ رہا ہوں۔ خیر سیب لئے۔ پیسے دیئے اور میں نے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکرار سے کیوں پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ دراصل صبح سے ایک پاؤ سیب بیچا ہے اب شام ہونے کو ہے میں نے سمجھا تو شاید مذاق ہو۔ اس وقت پاکستان میں اچھا سیب 35/40 روپے کلو تھا جس سے میں نے سوچا کہ چیز سستی کی کوئی حقیقت نہیں ہے دراصل پیسے ہوں تو مہنگی چیز بھی سستی ہو جاتی ہے اور اگر پیسے نہ ہوں تو سستی چیز بھی مہنگی ہوتی ہے۔ کیونکہ پاکستان میں لوگ 35/40 روپے سیب کھا لیتے ہیں مگر ہندوستان میں سولہ روپے کلو کھانے مشکل ہیں۔

رسول پاک ﷺ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے کہ دو سے زائد ہوں تو ایک کو امیر مقرر کیا جائے تو ہم نے مصر جاتے ہوئے ایک صاحب کو امیر قافلہ مقرر کیا مگر قاہرہ جب پہنچے تو ہوائی اڈے پر ایک صاحب جو تیز طبیعت اور جلد باز تھے انہوں نے خود بخود ہی سارا کام کر لیا اور امیر قافلہ سے بات تک نہ کی اور نہ مشورہ کیا نہ راہنمائی حاصل کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لاہور سے جب ٹکٹ مصری ہوائی کمپنی کے خریدے تو اس میں ہوٹل اور قاہرہ کی سیر اور پھر ہوائی اڈا سے ہوٹل تک کی آمد و رفت فری تھی۔ مگر ان کی اس حرکت سے یہ ساری سہولتیں ختم ہو گئیں بلکہ ہر ایک کو دس دس مصری پونڈ مزید ادا کرنے پڑے۔ اور کوفت و پریشانی علیحدہ ہوئی۔

امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں گھوم رہے تھے۔ میرے ساتھ میرے دوست شیخ اظہار تھے دوپہر کا وقت ہو گیا بھوک لگی تھی ایک کھانے کی دکان پر چلے گئے کھانا کھایا اور پینے کے لئے کوکاکولا منگا وہ دکاندار ہمدرد انسان تھا اور ہم کم علم تھے اس وقت بیس یا پچیس سینٹ کا کوکا کولا کا ٹین پیک تھا اور اس میں ایک گلاس پانی تھا مگر 60 سینٹ کی پلاسٹک کی اس نے بوتل ہمیں دے دی اور کہا اس میں چار گلاس پانی ہے جو سستا بھی ہے اور مقدار میں زیادہ بھی ہے۔ ہم نے حسب ضرورت پیا اور بوتل ساتھ رکھ لی تاکہ پیاس کے وقت استعمال کر سکیں جس سے شام تک استفادہ کیا اور اس دکاندار کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور بار بار اس کے لئے دل سے دعا نکلی کہ مسافر ہونے کی وجہ سے کس قدر اس نے ہم سے ہمدردی کی ہے ورنہ پیسے بھی زیادہ خرچ ہوتے ہیں اور پیاس بھی نہ بجھتی۔

بعض دفعہ علم الٹ ہوتا ہے اور اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سپین کے شہر مالاگا سے قرطبہ جانا تھا۔ ریلوے سٹیشن پر گئے۔ قطار میں کھڑے ہو گئے جب باری آئی تو انہوں نے پوچھا کہاں جانا ہے۔ بتایا قرطبہ جانا ہے کس گاڑی پر جانا ہے کہا جو پہلی گاڑی ہو انہوں نے کہا دوسری گاڑی پر آپ چلے جائیں میں نے کہا دیر ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا فائدہ بھی ہو جائے گا۔ میں نے کہا کیا فائدہ ہو گا اس پر اس نے کہا کہ پہلی گاڑی پسنجر ٹرین ہے اس کا کرایہ زائد ہے اور دوسری ایکسپریس ہے اس کا کم ہے۔ وجہ معلوم کی تو ریلوے والوں نے بتایا کہ ایکسپریس گاڑی پر فیول کم خرچ ہوتا ہے اور پسنجر پر فیول زائد خرچ ہوتا ہے کیونکہ اس نے جگہ جگہ رکنا ہے اور ایکسپریس تو نان سٹاپ ہو گی۔ حالانکہ ہمارے ملک میں الٹ ہے یہاں پسنجر کا کم ہے اور ایکسپریس کا زائد ہے۔ بلکہ بعض ممالک میں تو پندرہ دن پہلے ایک ماہ پہلے کسی جگہ کا ٹکٹ لیں تو وہ کم ہوتا ہے بنسبت اسی روز اسی جگہ کا ٹکٹ لیں اور پھر یکطرفہ مہنگا ہوتا ہے ریٹرن سستا ہوتا ہے یہ ہمارے علم کے الٹ بات تھی۔

سفر چاہے لمبا ہو یا چھوٹا بعض دفعہ کوئی چیز خراب ہو جاتی ہے یا ٹوٹ جاتی ہے تو اس کا مرمت کروانا موقعہ اور وقت کی مطابقت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے قمیض کا بٹن ٹوٹ جائے یا اتر جائے تو سوئی دھاگہ ساتھ نہ ہو مگر کھلا ہوا بٹن برا بھی لگے تو کسی درزی کو ڈھونڈ کر ٹھیک کروانا پڑے اس طرح ایک دفعہ لندن میں قیام پذیر تھے ایک دن گھڑی کا چین ٹوٹ گیا جگہ جگہ گھڑی مرمت والوں کو تلاش کیا مگر کوئی نہ ملا کیونکہ وہاں مرمت کر کے چیز کا استعمال اس قدر مہنگا ہے کہ اس کے مقابلہ میں نئی چیز سستی مل جاتی ہے۔ آخر کار کسی نے ایک جگہ بتائی وہاں گئے دکان تلاش کی اور ان صاحب دکان سے کہا کہ اس کو مرمت کر دیں اس نے کہا دو پونڈ لوں گا مجبوری تھی میں نے کہا ٹھیک ہے اس پر اس نے کہا میرا مشورہ ہے کہ ایک پینی کم ایک پونڈ کی یہ گھڑی لے جاؤ اور اپنی گھڑی کا چین اپنے ملک میں مرمت کروالینا۔ اس طرح سے ایک پونڈ کا مرمت میں منافع بھی ہو جائے اور جب یہ گھڑی خراب ہو جائے تو پھینک دینا کیونکہ اس کی مرمت مہنگی ہو گی چنانچہ اس پر عمل کیا اور وہ گھڑی جس کا چین خراب ہوا تھا پاکستان میں آکر دس روپے میں ٹھیک کروالیا اور ایک پونڈ والی گھڑی ساڑھے چار سال چلی پھر خراب ہو گئی اور پھینک دی نیک اور مفید مشورہ دینا بھی نیکی ہے۔

رات کے گیارہ بجے سپین کے شہر مالا سے پیرس پہنچے اور صبح چھ بجے کراچی بذریعہ ائر فرانس آنا تھا سارا وقت اس ہوائی اڈا پر گزارا۔ صبح کے تین بجے تھے چند اور مسافر پیرس کے ہوائی اڈے پر ہمارے ساتھ آرام کر رہے تھے کہ چھ آدمیوں کا ایک گروپ اعلیٰ لباس زیب تن کئے ہوئے آیا۔ مسافروں کا خیال تھا شاید پولیس والے ہیں بعض نے خیال کیا شاید ائر پورٹ سیکورٹی کے افسران ہیں مگر ہوا یوں کہ وہ سارے ایک جگہ پر جاکر رک گئے ہر ایک نے اپنی اپنی الماری کھولی پیلے رنگ کے کپڑے نکال کر غسل خانہ میں جاکر تبدیل کئے ایک نے پانی گرایا دوسرے نے فرش صاف کرنے والا پاؤڈر کسی نے وائپر اٹھایا کسی نے ڈسٹر لیا اور دو نے مشین چلائی اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر سارا ائر پورٹ صاف کیا کپڑے بدلے اور چلے گئے پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ ائر پورٹ کے اندرونی حصہ کو صاف کرنے والی سوپر پارٹی ہے جو ہر چھ گھنٹے بعد اس طرح آتے ہیں اور ہوائی اڈے کا یہ حصہ صاف کر کے چلے جاتے ہیں۔ آ

سفر میں کھانے کا بھی ایک مسئلہ ہوتا ہے۔ اور پھر حلال، حرام کا بھی اور بعض جگہوں پر زبان کی وجہ سے بھی دقت ہوتی ہے۔ جہاز میں چاہے پی آئی اے ہو یا مسلم ممالک کی ایئر لائنز ہوں وہاں تو کھانا حلال اور اچھا مل جاتا ہے مگر غیر ملکی اور غیر مسلم ممالک کی ہوائی کمپنیوں کو اگر پہلے کہہ دیا جائے تو وہ بھی حلال کھانا دے دیتے ہیں مگر جب کسی غیر مسلم ملک میں جائیں تو احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ مسافر ہونے کی وجہ سے بھی کہ پیٹ خراب نہ ہو جائے اور ہر ملک کی خوراک الگ الگ ہوتی ہے۔ اس سے بھی فرق پڑتا ہے۔ مثلاً برطانیہ کے شہر بلیک پول جانے کا موقعہ ملا شام کو ہوٹل میں کمرہ لیا اور چائے خود بنا کر پی لی رات کا کھانا کھانا تھا ایک ریسٹورنٹ تلاش کیا جس کا نام دلی انڈین ریسٹورنٹ تھا کھانا کھا رہے تھے کہ میں نے ان سے کہا سبز مرچ ہے۔ انہوں نے کہا ہے میں نے کہا دو چار دے دیں کیونکہ سالن میں مرچ بہت ہی کم تھی وہ پلیٹ میں رکھ کر لے آئے میں نے دیکھا تو شکل سے وہ شملہ مرچ تھی اس لئے میں نے آدھی منہ میں ڈال لی۔ ابھی اس کو چبا ہی رہا تھا کہ اس نے اپنا کام دکھا دیا اور وہ اس قدر تیز تھی کہ میری آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اور منہ سرخ ہو گیا کھانا کھا لیا۔ چائے بھی پی لی مگر ساری رات زبان پر اس کا اثر رہا اس لئے کھانے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔

لندن میں ایک صاحب جو کسی زمانہ میں پاکستان آرمی میں ملازم تھے اور کیپٹن رہ چکے تھے محمد حسین ان کا نام تھا عرصہ دراز سے وہاں مقیم تھے۔ ایک روز کہنے لگے مجھے آپ سے کام ہے بزرگ انسان تھے عرض کی فرمائیں۔ فرمایا میرے لاہور میں ایک دوست میجر ریٹائرڈ عبداللطیف ہیں ان کے لئے میں نے چھوٹا سا تحفہ بھجوانا ہے آپ لے جائیں گے میں نے وعدہ کیا لے جاؤں گا اور آپ ہفتہ کے روز فلاں جگہ پر صبح گیارہ بجے دیں دیں۔ وقت اور جگہ کے تعین پر وہ تشریف لائے۔ میں پہلے سے وہاں موجود تھا اور تحفہ دے دیا اور تحفہ کیا تھا آدھا کلو شہد کی بوتل تھی۔ میں نے اس کو ڈبل پیک کیا اور محفوظ طریقہ سے لندن سے لاہور لے آیا جب گھر آیا تو موسم کی شدت کی وجہ سے پگھل کر تھوڑا سا میرے سوٹ کیس میں بہہ گیا اور سوٹ کیس خراب ہو گیا۔ بہرحال وہ تحفہ اگلے روز میجر عبداللطیف صاحب کو پہنچا دیا۔ چار روز گزرنے کے بعد میجر صاحب کا مجھے فون آیا کہ ضروری کام ہے مجھے کل ملیں خاکسار ان کے دفتر اگلے روز گیا۔ انہوں نے کہا کہ شہد کہاں سے لائے تھے میں نے عرض کیا کہ آپ کے دوست کیپٹن محمد حسین صاحب نے لندن میں دیا تھا اور وہاں سے لے کر آیا ہوں۔ انہوں نے اپنا دراز کھولا اور فرمایا یہی بوتل ہے جو آپ لے کر آئے تھے۔ میں نے کہا جی ہاں فرمایا اس پر لیبل پڑھو کیا لکھا ہوا ہے میں نے پڑھا تو لکھا ہوا تھا۔ میڈ ان ساہیوال آف پاکستان پیکڈ ان گریٹ برٹن یعنی ساہیوال پاکستان کا بنا ہوا ہے۔ پیک برطانیہ میں ہوا ہے فرمانے لگے تم نے اتنی تکلیف میری خاطر کی وہاں پڑھ لیتے تو شاید آپ نہ لاتے کیونکہ یہ تو یہاں بھی مل جاتا ہے بلکہ ساہیوال کا نہیں چھانگا مانگا کا مل جاتا ہے الغرض دینے والے کا خلوص اپنی جگہ اور چیز کی اصلیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

ہم چار دوست سپین کے تھرمالا گا کے ریلوے سٹیشن پر کھڑے تھے کہ ایک صاحب کو ٹکٹ لینے کے لئے بھیجا وہاں قطار بنی ہوئی تھی مگر لمبی قطار تھی یہ ہمارے دوست پہلے قطار میں کھڑے ہوئے پھر جب دیکھا کہ قطار لمبی ہے تو پاکستانی معاشرہ کی عادت کے مطابق کھڑکی کے پاس جاکر کھڑے ہو گئے۔ ٹکٹ دینے والے صاحب نے پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا پاکستان سے ٹکٹ والے صاحب نے دوبارہ پوچھا میرا مطلب ہے قطار میں کس جگہ سے آئے ہو انہوں نے کہا 21 ویں نمبر سے اس پر اس نے بیس مسافروں کو ٹکٹ دی اور پھر ان کو ٹکٹ دی اور کہا ہمارے ہاں ایسا طریقہ نہیں ہے بلکہ ہم کیو کے مطابق ٹکٹ فروخت کرتے ہیں۔ یہ معمولی سی ہمارے لئے بات ہے مگر وہاں ملک کا سارا انظام کیو پر چلتا ہے۔ آپ ڈاکخانہ۔ ائر پورٹ۔ بینک عام دکاندار کے ہاں جائیں ہر صاحب خواہ مرد ہو یا

باقی صفحہ 7 پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترک وزیراعظم کے بارے میں صدر کی رائے

ترکی کے صدر سلیمان ڈیمریل کے ساتھ یہ خبر منسوب کی گئی تھی کہ وہ صدر لغاری کی طرح (58)2بی کے سے اختیارات چاہتے ہیں تاکہ اگر وہ ملک میں کوئی بحران دیکھیں تو حکومت کو برطرف کرسکیں۔

اب انہوں نے ایسا ہی ایک اور بیان دیا ہے۔ انہوں کہا ہے کہ ترکی میں نئے انتخابات فوراً کروا دیئے جانے چاہئیں۔ صدر سلیمان ڈیمریل نے کہا کہ اگر ان کے پاس اختیارات ہوتے تو وہ وزیراعظم نجم الدین اربکان کی مخلوط حکومت کو فوراً برطرف کر دیتے کیونکہ ترکی کی موجودہ پارلیمنٹ اور حکومت نے جو روش اختیار کر رکھی ہے اس سے جمہوری قدروں کی پامالی ہو رہی ہے۔

ترکی کے اسلام پسند وزیراعظم اربکان کی پالیسیوں کی وجہ سے فوج اور حکومت میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ فوج نے اب یہ الزام لگایا ہے کہ اربکان حکومت ترکی میں انتہاپسندی کو پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ سلیمان ڈیمریل نے کہا کہ وزیراعظم کو ترکی کی نیشنل سیکیورٹی کونسل کی تجاویز پر یا تو دستخط نہیں کرنے چاہئے تھے اور یا پھر اب انہیں چاہئے کہ ان تمام تجاویز پر عمل کریں اور کرائیں۔

مسٹر اربکان نے گزشتہ روز اپنی انتظامیہ کے 161۔ افسروں کو سبکدوش کر دیا ہے۔ وائس آف جرمنی کے مطابق ان پر اسلام پسندی کا الزام لگایا گیا تھا۔

○○○

سری لنکا میں انسانی خون کی ارزانی

سری لنکا میں فوج علیحدگی پسند تامل باغیوں سے بدستور نبرد آزما ہے۔ اور سری لنکا میں ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ انسانی خون پانی سے بھی ارزاں ہو گیا ہو۔

تہران ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق سری لنکا کی سرکاری فوج سے ایک خونریز تصادم کے دوران تقریباً ایک ہزار تامل چھاپہ مار ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس جنگ میں 92 سرکاری فوجی ہلاک اور 130 زخمی ہوئے ہیں۔ باغیوں نے اس جھڑپ میں فوج کے 5 ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی کو تباہ کر دیا۔

تاہم سری لنکا کے سرکاری ریڈیو نے کہا ہے کہ فوجی اور باغیوں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں 314 سے زائد باغی ہلاک اور 500 زخمی ہو گئے ہیں۔

○○○

الجزائر میں بھی

سری لنکا میں سرکاری فوج تامل باغیوں کا قتل عام کر رہی ہے۔ ادھر اسلامی ملک الجزائر میں سیکیورٹی فورسز نے حملہ کر کے 130۔ اسلامی عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق الجزائر کے مغربی علاقے میں سرکاری فوج کی پیش قدمی جاری ہے۔ 1992ء میں شروع ہونے والی اس خانہ جنگی میں اب تک سرکاری افواج کی یہ سب سے بڑی فتح ہے۔

○○○

کانگو میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی

سابق زائر اور حالیہ کانگو میں ملک گیر مظاہروں اور بغاوت کے بعد اقتدار سنبھالنے کے بعد کانگو کی حکومت نے دارالحکومت کنشاسا میں ہر قسم کے مظاہروں اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ملک بعض دیگر شہروں میں پہلے ہی یہ پابندیاں عائد کی جا چکی ہیں۔ سابق وزیراعظم کے حامیوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ پابندیوں کے باوجود حکومت کے غیر جمہوری اقدامات کے خلاف مظاہرے جاری رکھیں گے۔

کانگو کی نئی حکومت نے ابھی ملک کا اقتدار بھی پوری طرح نہیں سنبھالا کہ اس کے خلاف مظاہرے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ مظاہرین کا ایک یہ بھی مطالبہ ہے کہ ان کے لیڈر مسٹر تیگیڈا کو عبوری حکومت میں شامل کر دیا جائے۔

○○○

فرانس کے وزیراعظم کا استعفیٰ

فرانس میں عام انتخابات کے پہلے مرحلے میں شکست کھانے کے بعد حکمران پارٹی کے سربراہ وزیراعظم ایلن جوپے نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے اگرچہ انتخابات کا ایک مرحلہ باقی ہے۔ لیکن وہ پہلے مرحلے کے نتائج کی روشنی میں عوام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی کو حکومت بنانے کا موقع دیں گے۔ ایلن جوپے کی مخلوط حکومت ملک میں بے روزگاری کے مسئلہ پر قابو نہیں پا سکی تھی۔ یہی مسئلہ ان کے زوال کا سبب بن گیا ہے۔ حکمران سنٹرل رائٹ پارٹی نے تسلیم کیا ہے کہ وہ اپنے اقتدار کے دو سال کے اندر اس مسئلہ پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے۔

○○○

کروشیا: جنگی مجرموں کو سزا

جنوبی کروشیا کی ایک عدالت نے سرب کروٹ تصادم کے دوران جنگی جرائم میں ملوث ہونے پر 39 سربوں کو پانچ سے 20 سال قید کی سزا سنادی ہے۔ 39 سابق پیرا ملٹری اہلکاروں میں سے صرف 12 عدالت کے کٹہرے میں موجود تھے۔ جبکہ دیگر مجرموں پر ان کی غیر حاضری میں مقدمہ چلایا گیا۔ ان افراد پر شہریوں، جنگی قیدیوں، اور زخمیوں کے خلاف جرائم کے مرتکب ہونے کے علاوہ ایک گاؤں کو لوٹنے اور قتل و غارت کے الزامات تھے۔

بوسنیا کی 4 سالہ خانہ جنگی کے دوران سربوں نے کروٹ اور بوسنیائی مسلمانوں پر ہولناک مظالم کئے تھے اور انہی جرائم کی وجہ سے عالمی ضمیر بیدار ہوا اور سربوں کے خلاف فضائی بمباری کر کے ان کو ہتھیار پھینکنے اور جنگ بندی پر مجبور کیا گیا تھا۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 3- جون 1997ء

12-00	رات-اردو کلاس-
1-00	تعلیم دین حق روحانی خزائن
2-00	ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00	نارویجین زبان سیکھئے
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام
4-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30	چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
5-00	لقاء مع العرب
6-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس اتھلیٹک سپورٹس ریلی (1997ء)
7-00	اردو کلاس
8-00	نارویجین زبان سیکھئے
9-00	ہومیو پیتھی کلاس
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00	پشتو پروگرام
12-00	تعلیم دین حق-روحانی خزائن
1-00	لقاء مع العرب-
2-00	اردو کلاس-
3-00	طبی معاملات منشیات کا استعمال میزبان ڈاکٹر سلطان اے مبشر مہمان ڈاکٹر لطیف قریشی
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05	تلاوت حدیث خبریں
4-30	فرنچ زبان سیکھئے
5-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن (30-3-90)
6-00	بنگالی پروگرام
7-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (3-6-97)
8-00	لقاء مع العرب-
9-00	نارویجین پروگرام
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	جرمن پروگرام

بدھ 4- جون 1997ء

12-00	رات اردو کلاس-
1-00	اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات
2-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (3-6-97)
3-00	فرنچ زبان سیکھئے
3-30	حکایات شیریں
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام
4-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	لقاء مع العرب
6-00	طبی معاملات منشیات کا استعمال میزبان ڈاکٹر سلطان اے مبشر مہمان ڈاکٹر لطیف قریشی
7-00	اردو کلاس
8-00	فرنچ زبان سیکھئے
9-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 3-6-97
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	روسی پروگرام
12-00	اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات
1-00	لقاء مع العرب-
2-00	اردو کلاس-
3-00	سیرت رفقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت شیخ ایم بخش صاحب
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05	تلاوت حدیث خبریں
4-30	عربی زبان سیکھئے
5-00	افریقن پروگرام
6-00	بنگالی پروگرام
6-45	ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 4-6-97
8-00	لقاء مع العرب-
9-00	فرنچ پروگرام-
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00	جرمن پروگرام

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 5

عورت ہو قطار میں کھڑا ہوتا ہے اور نظام کی پابندی کرتا ہے۔ جوان کی ترقی کا راز ہے۔ لندن میں شہر کے وسط میں تھے راستہ بھول گئے ایک پولیس والے سے پوچھا اس نے نقشہ نکالا اور اس طرح سے سمجھایا جس طرح استاد بچوں کو سکھاتا ہے۔ مگر انگریزی زبان کا جو ان کا لہجہ ہے اس کی وجہ سے سمجھنے میں دقت ہوئی جس پر اس نے گاڑی بذریعہ وائرلیس منگوائی ہمیں بٹھایا اور ہماری منزل پر پہنچا کر کہا کوئی مزید خدمت میرے لائق ہے ہم نے پوچھا کتنے پیسے اس نے کہا نو منی ہم نے دعا دی اور تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور پولیس کا رویہ قابل تعریف ہے۔

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مجھے سپین جانے کا موقعہ ملا۔ مختلف شہر دیکھے۔ اپنے اباؤ اجداد کے کارنامے جب وہاں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ جس کا عرصہ ساڑھے سات سو سال پر محیط ہے۔ کس قدر شان و شوکت تھی۔ ایک روز ہم قرطبہ گئے وہاں دکان پر کچھ کھانے کی چیزیں خرید لیں۔ مثلاً بادام کی گری جس پر چینی لگائی تھی پھر مونگ پھلی خریدی ایک کلو کا لفافہ تھا۔ جب بل دکاندار کو ادا کیا تو اسی نے ایک خالی لفافہ پلاسٹک کا ساتھ دیا حالانکہ وہ تمام چیزیں علیحدہ علیحدہ خوبصورت پیکٹوں میں پہلے ہی بند تھیں چیزیں اکٹھی کر کے ایک بڑے شاپر میں ڈال بھی دیں مگر اس خالی لفافہ کی سمجھ نہ آئی ہم نے دکاندار سے معلوم کیا تو اس نے ہماری اجازت سے مونگ پھلی والا لفافہ کھولا کر ایک ڈلی سے مونگ پھلی کی گری نکال کر ہم کو دے دی اور چھلکا اس لفافہ میں ڈال دیا جس سے اس کا مقصد سمجھانا تھا کہ چھلکا اس میں ڈالیں اور گری کھالیں یہ وہ طریق ہے صفائی کا جس کے متعلق اسلام نے بتایا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے اور اس شاپر کے دینے کا مقصد بھی یہی تھا تاکہ جگہ جگہ گند سڑک پر نہ پڑے بلکہ اکٹھا ڈال کر ڈسٹ بن میں ڈال دیا جائے اور آج بھی سپین میں مسلمانوں کی عظمت اور اخلاقی قدریں موجود نظر آتی ہیں۔

میں نے سنا ہوا تھا کہ لندن کی زمین دوز گاڑی میں بغیر ٹکٹ سفر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ میں نے اپنے دوست شیخ مبارک محمود کے ساتھ خود تجربہ کیا اور ایسٹ پٹنی کے ریلوے سٹیشن سے گاڑی میں بیٹھ کر وکٹوریہ ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے جب باہر نکلنے لگے تو وہاں بجلی کی مشین لگی تھی جس میں ٹکٹ ڈالیں تو پھر گزر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ٹکٹ تھی ہی نہیں اس لئے وہاں کھڑے ہو گئے تھوڑی دیر بعد ایک صاحب جو ریلوے میں گارڈ تھے آئے ان سے بات کی کہ ایسا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا گھبرانے اور فکر کرنے کی کوئی بات نہیں آپ کس جگہ سے سوار ہوئے تھے میں نے بتایا ایسٹ پٹنی سٹیشن سے انہوں نے کہ دو پونڈ ستر پینی فی کس کے حساب سے رقم دے دیں ٹکٹ لا کر دیتا ہوں چنانچہ ہم نے رقم ادا کی انہوں نے ٹکٹ گھر سے ٹکٹ لا کر دے دیئے جو صبح نو بجے سے رات بارہ بجے تک کا ڈے ریٹرن ٹکٹ تھا جس کے ذریعے پورے لندن کی انڈر گراؤنڈ گاڑی پر رات بارہ بجے تک سفر کر سکتے تھے۔ اور ٹکٹ کے خریدنے کے بعد ہم نے مشین میں ٹکٹ ڈالا اور پلیٹ فارم سے باہر نکل آئے بہت بڑا ریلوے سٹیشن ہے یہ لوگ کسی کام کو حقیر نہیں سمجھتے اور زمین کے اندر تین منزلیں بنی ہوئی ہیں جہاں سے مختلف اطراف کو گاڑیاں جاتی ہیں اور یوں ہماری سنی ہوئی بات تجربہ کرنے کے بعد لفظ بلفظ پوری ہو گئی۔ ایک بات ایسی ہے کہ وہ لوگ یقین کرتے ہیں کہ مسافر جھوٹ نہیں بولتا لیکن اگر کوئی جھوٹ بولے تو اس پر اعتماد کرتے ہیں اور جس جگہ سے آپ کہیں سوار ہوئے تھے اس جگہ سے منزل مقصود تک کا کرایہ وصول کر لیتے ہیں۔

ایک واقعہ نیویارک میں ایسا پیش آیا جس سے ہم بہت حیران ہوئے۔ میں اور میرے دوست شیخ اظہار احمد صاحب بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے نیویارک گئے ائرپورٹ سے باہر نکلنے کے بعد ریلوے سٹیشن بذریعہ ٹیکسی گئے۔ وہاں رات کا وقت تھا گاڑی کا وقت معلوم کیا۔ انہوں نے بتایا کہ دس بجے گاڑی آئے گی ٹکٹ گھر بند تھا مشین سے ٹکٹ خریدنے کا طریقہ ہمیں معلوم نہیں تھا خیر گاڑی آئی ہم بیٹھ گئے ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ ٹکٹ چیک کرنے والے صاحب آ گئے ہم نے عرض کی کہ ہم پاکستان سے آئے ہیں۔ ٹکٹ نہیں خریدا اور مشین کے ذریعہ ٹکٹ حاصل کرنے کا طریقہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اس نے کہا آپ یہاں ہی بیٹھے رہیں میں تمہاری ٹکٹ بنا دوں گا رات سٹیشن جب پر گزر گئے تو گارڈ صاحب آئے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ٹکٹوں کے بارہ ڈالر دے دیں ہم نے رقم ادا کر دی اور ٹکٹ اس نے ہمیں دے دیا۔ گاڑی چلتی رہی سفر گزرتا گیا ہم منزل مقصود پہنچ گئے اور گھر جانے سے قبل ٹکٹ پر دیکھا تو دونوں ٹکٹیں تین تین ڈالر کی تھیں۔ باقی رقم گارڈ صاحب ہضم کر گئے۔ جس کا ہمیں افسوس ہوا مگر کچھ نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ گاڑی تو اگلے سٹیشن جا چکی تھی۔

(ہفت روزہ ندائے ملت سنڈے ایڈیشن روزنامہ نوائے وقت لاہور 25۔ مئی 1997ء)

OOO

بقیہ صفحہ 4

بارے میں موصول ہوا تھا۔ احباب نے اپنے محبوب امام کی آواز پر خوشی خوشی لبیک کہا اور 15۔ مارچ تک سترہ ہزار شلنگ کی رقم پیش کر دی۔ خواتین نے بھی مالی قربانی میں نمایاں حصہ لیا۔

نئے مشن کا قیام کینیا کے مغربی صوبہ میں ہماری جماعتیں موجود ہیں لیکن ان کی نگرانی اور تربیت کے لئے کوئی پاکستانی مربی ان کے پاس نہیں تھا۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد کو یکم جون سے نیا سنٹر کھولنے کے لئے بھجوایا گیا۔ جماعتوں کے قریب ایک شہر Butere میں انہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ لوگ بکثرت ان سے ملنے آتے ہیں۔ احمدی احباب میں بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے توقع ہے کہ اس صوبہ میں مزید جماعتیں پیدا ہوں گی'

بیعتیں ان پانچ مہینوں میں جون کے آخر تک پچیس نئے افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کا تعلق ویسٹرن پراونس' نیانزا پراونس اور کوسٹ پراونس سے ہے۔ ان میں سے چند عیسائیوں میں سے اور باقی سنیوں میں سے آئے ہیں۔ ساحلی صوبہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اچھے تعلیم یافتہ اور سمجھدار ہیں باقی بالعموم زراعت پیشہ ہیں۔

عربی اور دینیات کی تعلیم ایک نوجوان نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ یہاں کے سکول سے اس نے بارہ جماعتیں پاس کی ہیں اور گزشتہ چند ماہ سے خاکسار کے پاس مقیم ہے۔ اگست میں اسے جامعہ احمدیہ ربوہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے بھجوایا جائے گا۔ بہت سنجیدہ محنتی اور دیندار نوجوان ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم سلیم حیدر ٹیپو صاحب بابت ترکہ مکرم مبارک احمد سلیم صاحب)

مکرم سلیم حیدر ٹیپو صاحب ولد مکرم چوہدری مبارک احمد سلیم صاحب ساکن مکان نمبر 24/4 محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان قطعہ نمبر 24/4 محلہ دارالبرکات برقبہ 10 مرلہ سات مربع فٹ میرے اور میرے بھائی مکرم خرم سلیم صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب (والد)
(2) محترمہ مسرت کوثر سلیم صاحبہ (بیوہ)
(3) محترمہ امتہ الحی نسیم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ قرۃالعین صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ صائمہ نورین صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ درثمین صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ ملیحہ صدف صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم سلیم حیدر ٹیپو صاحب (بیٹا)
(9) مکرم خرم سلیم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیروارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 3

کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میں حضرت چوہدری صاحب کی وجہ سے آپ کو ایک دفعہ پھر سلام کرتا ہوں۔ بہت خوش ہوئیں۔

پھر کچھ دیر تک حضرت چوہدری صاحب کے متعلق گفتگو ہوتی رہی اور ہم دونوں نے اس گفتگو سے خوب حظ اٹھایا۔ مجھے یاد ہے کہ قادیان میں چوہدری صاحب کا دولت خانہ محلہ دارالفضل سے کافی دور تھا لیکن ہم بچے کھیلتے کھیلتے اس طرف چلے جایا کرتے تھے اور دور سے ہی دیکھ کر ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ دیکھو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کا مکان۔ آپ اس لئے بھی بچوں میں زیادہ معروف تھے کہ ان دنوں حضرت چوہدری صاحب اور محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم قریب کے دیہاتوں میں دعوت الی اللہ کا کام کیا کرتے تھے اور اس کام کی بڑی دھوم تھی۔ چنانچہ اس کام کو بنیاد بنا کر ہم نے ان یادوں کو تازہ کیا۔ میں نے محترمہ امتہ الشافی سیال صاحبہ سے گزارش کی کہ آپ اپنے والد محترم کے متعلق ذاتی تاثرات لکھ کر ہمیں ارسال کریں۔ میں اکثر کہتا ہوں کہ اپنے بزرگوں کے متعلق کچھ نہ کچھ لکھنا اور ان کی یاد کو قائم کرنا ہم لوگوں پر قرضہ ہے۔ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ خاص طور پر ذاتی تاثرات تاکہ دوسرے لوگ ان سے متاثر ہو کر اپنے گھروں میں ویسی ہی اچھی زندگی گزار سکیں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں محترمہ امتہ الشافی صاحبہ کا مندرجہ بالا خط موصول ہوا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق حضرت چوہدری صاحب کے متعلق اپنے ذاتی اور گھریلو تاثرات جلد تحریر کر کے ہمیں ارسال کریں گی۔

بقیہ صفحہ 1

جب دربار منعقد ہو گا۔ یا جو خاص دن ملنے کا مقرر ہو گا اسی دن مل سکے گا۔ رمضان کے دن ایسے ہیں کہ ہر شخص خدا سے مل سکتا ہے۔ پس ان بابرکت ایام کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ان دنوں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ اپنے لئے بھی اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے بھی اور پھر ساری دنیا کے لئے بھی۔ کیونکہ سب لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی تباہی سے ہمیں رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے لئے دعائیں کی جائیں جو سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں پھر ہم بخیل نہیں ہیں۔ وہ خدا جو (صاحب ایمان) کو رزق دیتا ہے۔ وہی کافروں کو بھی دیتا ہے۔ ان کے لئے بھی دعا مانگنی چاہئے کیونکہ وہ ہدایت سے دور ہیں۔ پھر ہماری دعاہیں ختم نہ ہو جانی چاہئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے سامان انہی تک نہیں محدود رکھے۔ جو خدا سے دور ہیں۔ بلکہ ان کو بھی دیتا ہے۔ جو خدا کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ انہیں ہدایت حاصل ہو۔ اور ان کے دلوں کے زنگ دور ہو جائیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ اور دین کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ پس ہمیں وسیع دعا کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہمارے پیدا کرنے والے کی رحمت وسیع ہے۔ ہم کبھی تقویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی صفات حاصل نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی صفات ہمارے اندر جلوہ گر نہیں ہو جاتیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 2۔ اپریل 1926ء)

OOO

خبریں

ربوہ : 2- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ خواتین کی بیرون ملک ملازمت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس معاملے میں اوورسیز ایکس چینج کا کردار ختم کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں انجنیئروں نرسوں اور ٹیچروں کو بیرون ملک ملازمت کی اجازت وزارت محنت اوورسیز دے گا۔ حکومت نے یہ فیصلہ ملائیشیا میں پاکستانی لڑکیوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کے پیش نظر کیا ہے۔ اس واقعہ کی تحقیقات وزارت محنت کے جوائنٹ سیکرٹری کریں گے۔ کمیٹی ایک ہفتے کے اندر رپورٹ پیش کرے گی اور ضرورت آپڑی تو تحقیقات کے لئے ملائیشیا بھی جائے گی۔

○ وزیراعظم سیکرٹریٹ میں قائم احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمٰن کے کزن کو راولپنڈی میں قتل کر دیا گیا۔ تاہم سینیٹر موصوف نے کہا ہے کہ اس واقعہ کو سیاسی رنگ نہ دیا جائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اٹلی روانہ ہو گئی ہیں۔ وہ روم میں ایک لیکچر دیں گی اور 5۔جون کو وطن واپس پہنچیں گی۔ ان کے ساتھ جانے والے پیپلز پارٹی سندھ کے سیکرٹری اطلاعات منور سہروردی کو حکام نے روک لیا۔

○ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے منشور میں بنیادی تبدیلی لائی جا رہی ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ معیشت کا کباڑا ہو گیا ہے۔ عوامی ترقیاتی کاموں کے لئے ریونیو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وفاق سے بھی تقاضا کیا ہے۔ مگر وفاق کو بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ انتظامی اخراجات پر کنٹرول کر کے 4۔ارب کی بچت کی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم سیاسی مسئلہ نہیں ہے اسے تیکنیکی انداز میں حل کیا جائے گا قومی اسمبلی سیکرٹریٹ میں بے نظیر دور میں قواعد و ضوابط کے خلاف بھرتی ہونے والے ملازمین کو فارغ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے اعتراضات بے بنیاد ہیں یک طرفہ احتساب نہیں ہو گا۔

○ صوبہ سرحد کا نام پختون خواہ رکھنے کے معاملہ میں تاخیر پر اے این پی دو دھڑوں میں بٹ گئی ہے۔ مسلم لیگ سے اس کا اتحاد خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اے این پی کے مسلم لیگ سے اتحاد کے معاہدے میں صوبے کا نام بدلنے کی شق شامل تھی۔ اب مسلم لیگی حلقوں کے رد عمل سے کارکنوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ بیگم نسیم ولی خان کے حامی دو ٹوک فیصلہ چاہتے ہیں جبکہ مسٹر اجمل خٹک کا دھڑا میانہ روی کا حامی ہے۔

○ محکمہ انہار ختم کر دیا گیا ہے اس کی جگہ پنجاب اریگیشن ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔

○ وزیر تجارت محمد اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ضرور بنے گا۔ حکومت قرضوں کی وصولی کے لئے نادہندگان کو ریلیف پیکیج دے گی۔ حکومت 38۔ارب کے منجمد قرضے کسی صورت میں معاف نہیں کرے گی۔ حکومتی پیکیج سے 40۔ارب تک کے قرضوں کی واپسی کا امکان ہے۔ کالا باغ ڈیم فنی نہیں سیاسی مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ ایشو زیادہ نہ اچھالا جائے۔ حکومت اسے اتفاق رائے سے جلد حل کرنے میں سنجیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی اخراجات نہ تو کم کئے جا سکتے ہیں نہ اس مسئلہ پر بھارت سے کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ بینکوں کے 45 ہزار فاضل ملازمین سے گولڈن ہینڈ شیک ہو گا۔ قرضوں پر مارک اپ کی شرح کم کریں گے۔

○ اگر آئندہ بجٹ میں تنخواہوں میں اضافہ نہ کیا گیا تو کلرک لانگ مارچ اور تادم مرگ بھوک ہڑتال کریں گے۔ شدید احتجاج کی دھمکی دے دی گئی ہے۔

○ پاکستان نے آسٹریلیا کو آخری میچ میں ہرا کر ہاکی میچوں کی سیریز جیت لی ہے۔ 6 میچوں کی سیریز میں دونوں ملکوں نے تین تین میچ جیتے تاہم پاکستان کو گول اوسط بہتر ہونے کی وجہ سے فاتح قرار دے دیا گیا۔

○ وکلاء لاہور میں موٹر سائیکل کی ڈبل سواری پر پابندی توڑیں گے اور گرفتاریاں دیں گے۔

○ کراچی اور سندھ میں طوفانی بارش سے 5۔افراد ہلاک ہو گئے۔ علاقے میں بجلی اور ٹیلی فون کا نظام معطل ہو گیا سینکڑوں درخت گر گئے۔ آمد و رفت میں تعطل پڑ گیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ عوام جوق در جوق جماعت اسلامی میں آ رہے ہیں۔ حکومت جلد ہمیں ملنے والی ہے۔ آج ملک میں کوئی پیپلز پارٹی کا نام لیوا نہیں رہا۔ کم تر برائی کے طور پر نواز شریف کو قبول کرنے والے بھی ان کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں مصنوعی طور پر متبادل تیار کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو گی۔ جماعت اسلامی ہی حقیقی متبادل ہے۔ پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ سے ملنا حقیقی مقاصد سے بے وفائی ہو گی۔ احتساب بل سے 1985 تا 1990ء کا عرصہ اس لئے نکال دیا گیا۔ کہ اس دوران "انہوں" نے سارے لاہور کے پلاٹ بیچ کر کھا لئے تھے۔ نواز شریف کے برسراقتدار آنے کے صرف 100 دن کے بعد تحریک اس لئے شروع کی گئی کہ اس حکومت کا رخ ہی غلط ہے۔

○ نواز شریف حکومت کی جانب سے دی گئی گرین چینل کی سہولت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے "پھیرے بازوں" نے ملک کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ وہ الیکٹرونکس اور کاسمیٹکس کے علاوہ بھاری مقدار میں اسلحہ شراب اور عریاں فلمیں سمگل کر رہے ہیں ملک بھر کے ہوائی اڈوں پر کسٹم حکام کی جانب سے خفیہ طور پر بنائی گئی ویڈیو فلموں سے معلوم ہوا ہے کہ چند سو چہرے ہر دوسرے تیسرے دن یہ چینل استعمال کرتے ہیں۔

○ روزنامہ نوائے وقت کے ایڈیٹر مجید نظامی نے کہا ہے کہ نواز شریف آرام گاہ سے باہر نکلیں اور قوم کو حالات بتائیں۔ ان کے لبوں پر خاموشی کیوں ہے نواز شریف مزدوروں اور کسانوں کو بھی پیکیج دیں۔ حالات نہایت خراب ہیں قوم انتظار کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ نواز شریف کم از کم ٹیلی ویژن پر ہی عوام سے مخاطب ہوں۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے تجویز پیش کی ہے کہ صدر صرف ایک ٹرم کے لئے' وزیراعظم دو ٹرم کے لئے اور اراکین اسمبلی تین ٹرم کے لئے منتخب ہوا کریں۔ انہوں نے کہا کہ سیاست میں بلیک میلنگ روکنے کے لئے ضروری ہے کہ سیاستدانوں کی بھی ریٹائرمنٹ ہو۔

○ مسٹر مجید نظامی نے کہا ہے کہ فضائی خلاف ورزی پر خاموشی نے بھاری مینڈیٹ کا بیڑہ غرق کر دیا۔ وزیراعظم عوامی مقبولیت کھو رہے ہیں۔

○ مشیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ احتساب بل کی مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ "مال بناؤ پارٹی" اب زرداری بچاؤ تحریک میں ڈھل رہی ہے۔ بے نظیر کی ایجاد کردہ کرپشن کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ بینکوں کو اب قرضوں کے اجراء کے لئے زبانی احکامات نہیں دیئے جاتے۔ پلاٹوں پرمٹوں اور اقربا پروری کے بغیر اچھی حکومت فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان پارلیمنٹ کے سامنے جواب دیں ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کے ساتھی پانچ "ایس" ان کی حکومت کے لئے مصیبت ہیں۔ یہ "ایس" ملک کو بحران میں مبتلا کر رہے ہیں۔ میں جب بھی باہر جاتی ہوں حکومت کوئی نہ کوئی کارروائی ضرور کرتی ہے۔ سرے محل پر حکومتی پیشکش کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس فالتو رقم ہے تو وہ مجھے لکھ کر آفر دے پھر غور کروں گی۔

○ مشیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے روزنامہ مسلم اسلام آباد کی مسلسل تالہ بندی ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ مسئلہ حل کرانے کی کوشش کروں گا۔ یاد رہے کہ مشاہد حسین انگریزی روزنامہ مسلم کے ایڈیٹر رہے ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ صحیح احتساب سے شکایتیں ختم ہو جائیں گی۔ ایک کارکن نے کہا کہ سیف الرحمٰن کے احتساب پر کوئی یقین کرنے کو تیار نہیں۔ جناب "ریڈ کوز" سے بچیں اس پر وزیراعظم نے جواباً کہا کہ "غلط فہمی دور کر لیں۔ وہ ایسا شخص نہیں ہے۔"

○ راولپنڈی کے وکیل حبیب وہاب الخیری شریعت کورٹ میں رٹ دائر کریں گے جس میں یہ کہا جائے گا کہ "1990ء سے احتساب حکومت کی بدنیتی ہے۔" نواز شریف نے اس بل کے ذریعے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ بدعنوانیوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔

○ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر تمبر کرائے جانے کا امکان ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف کا بھاری مینڈیٹ ضیاء الحق کے ریفرنڈم جیسا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو شب خون مارنے یا مارشل لاء لگانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4
عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
آفس: 8-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ
ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹر
ملک عبدالصمد